مسائلِ نماز

مؤلف: مولانا جمیل احمد صاحب
مدرس مدرسہ اشاعت القرآن، لاہور

باہتمام: حافظ ابوبکر اسماعیل باوا

جمیع الحقوق محفوظة

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام: مسائل نماز

مؤلف کا نام: مولانا جمیل احمد صاحب

مدرس مدرسہ اشاعت القرآن، لاہور

سن اشاعت اوّل: رجب المرجب ۱۴۳۵ھ

بمطابق اپریل ۲۰۱۴ء

باہتمام: حافظ ابوبکر اسمٰعیل باوا

ناشر: مکتبہ رونق میانما

ملنے کا پتہ:

دکان نمبر ۵۲، گلی نمبر ۲۸ (نیچے بلاک) پیے ڈاں ٹاؤن شپ، یانگوں، میانما

فون نمبر: 0973205213 - 01-256473

ای میل ایڈریس: raunaqstore@gmail.com



نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احقر جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور عرض کرتا ہے کہ میں نے اس کتاب کے مسائل حرفاً حرفاً سنے اور وقت ضرورت مشورے بھی پیش کئے، جو بات اپنے نزدیک قوی یا مفتی بہ نہ پائی اس کی تبدیلی بھی کرادی ہے اس لئے اب جہاں تک احقر کی معلومات کا تقاضا ہے، یہ کتاب صحیح مسائل پر مشتمل ہے۔ لہٰذا یہ سفارش بیجا نہ ہوگی کہ حضراتِ ناظرین خود بھی اس سے نفع حاصل کریں اور اپنے بچوں، بچیوں کو بھی پڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کا علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ ناشر اور مؤلف کو اجر خیر عطا فرمائیں۔ آمین

والسّلام

جمیل احمد تھانوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

ایک عرصہ سے میرے محترم دوست جناب خورشید احمد صاحب بن جناب الحاج میاں محمد احمد صاحب کی خواہش تھی کہ ایک ایسا رسالہ جو مسائلِ نماز، وضو پر مشتمل ہو۔ جس سے بڑے چھوٹے سب ہی قسم کے لوگ استفادہ کرسکیں لکھا جائے تا کہ اسے عوام کی بہتری کے پیشِ نظر چھپوا کر مفت تقسیم کردیا جائے اس لئے احقر نے مسائل مذکورہ کو کتابی شکل میں جمع کردیا ہے کہ جس کو پڑھ کر مسلمان نماز کے مسائلِ صحیحہ کو سمجھ کر عمل کر کے دُنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرما کر ناچیز وناشر کی نجات کا ذریعہ بنائیں۔

احقر جمیل احمد فاضل علوم شرقیہ

مدرس مدرسہ اشاعت القرآن

گلی نمبر ۱۴ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو کی فضیلت اور تاثیر

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" إِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. (صحيح مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو بھی کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور پورے آداب کی رعایت کرتے ہوئے وضو کے بعد یہ کہہ لے (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه) تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے واسطے کھل جائیں گے جس دروازہ سے اس کا دل چاہے داخل ہو جائے''۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ

وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ. (صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان بندہ وضو کرے اور اپنا چہرہ دھوئے تو اس کے چہرہ سے ہر وہ خطا بھی ساقط ہوجاتی ہے جو اس نے نگاہ سے دیکھ کر ارتکاب کی ہو پانی کے قطروں کے ساتھ۔ اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو ہاتھوں سے کی ہوئی ہر خطا ساقط ہوجاتی ہے اور جب وہ اپنے پاؤں دھوئے تو ہر وہ خطا ساقط وزائل ہوجاتی ہے جو اس نے پاؤں سے چل کر کی ہو یہاں تک کہ وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے اور حال یہ کہ وہ گناہوں (کی گندگی) سے پاک ہوچکا ہوتا ہے۔

نماز کی فضیلت وتاثیر اور اسکے چھوڑنے پر تنبیہ ووعید

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (صحيح البخاري وصحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے لوگو!) تم یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے سامنے سے ایک نہر جاری ہو جس میں وہ شخص ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے تو کیا اس شخص کے میل اور گندگی میں سے (اس کے جسم پر) کچھ باقی رہ جائیگا؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ! اس کے میل سے کچھ بھی اس پر باقی نہیں رہے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو بس ایسی ہی مثال پنجگانہ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ- كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. (صحيح البخاري وصحيح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے درمیان نوبت بنوبت فرشتے آتے رہتے ہیں رات میں اور دن میں بھی اور یہ سب فرشتے جمع ہوتے ہیں نمازِ صبح اور نمازِ عصر میں، پھر وہ فرشتے جو تمہارے درمیان رات کے وقت رہے ہیں آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بندوں کے احوال کو خوب جاننے والا ہے کہ (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ یہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ہم نے ان کو چھوڑا ہے اس حال میں کہ وہ نماز میں مشغول تھے اور جب ہم گئے تو بھی ہم نے ان کو پایا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهٖ: إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِيْ الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے اپنے گورنروں کے نام یہ فرمان لکھ کر جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے کاموں میں سب سے زائد اہم ترین کام نماز ہے سو جو شخص نماز کی پابندی رکھے گا اور حقوق وآداب کی رعایت کے ساتھ اس کی محافظت

کرے گا تو وہ اپنے دین کو بھی محفوظ رکھ سکے گا۔ اور جو شخص نماز کو ضائع کرے گا وہ اس کے دوسری چیزوں کو اس سے بھی زائد (بڑھ کر) ضائع اور برباد کرنے والا ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْماً، فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوراً وَلَا بُرْهَاناً وَلَا نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ. (لَعَنَهُمُ اللهُ) (رواه أحمد بن حنبل والبيهقي)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز کی حفاظت و پابندی کی تو اس کے واسطے نور ہوگا اور دلیل و حجت ہوگی اور ذریعۂ نجات ہوگی قیامت کے روز۔ اور جس کسی نے نہ نماز کی پابندی کی اور نہ اسکی حفاظت کی تو اس کے واسطے نہ نور ہوگا نہ حجت و دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات ہوگی۔ اور (بلکہ) اس کا حشر قیامت کے روز قارون وفرعون وہامان اور ابی بن خلف (ملعونین) کے ساتھ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استنجے کا بیان

سوال: استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہئے؟

جواب: پانی سے، مٹی کے پاک ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنا جائز ہے۔

سوال: پانی سے استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پائخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر ادھر ادھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مستحب ہے اور اگر نجاست ادھر ادھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم (روپیہ) کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم (روپیہ) سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے۔

سوال: کن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی، لید، گوبر، کوئلے، قیمتی کپڑے اور کاغذ وغیرہ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا چاہئے اگر بایاں ہاتھ نہ ہو تو پھر ایسی مجبوری کے وقت دائیں ہاتھ سے جائز ہے۔

سوال: استنجا کی کون کونسی صورتیں منع ہیں اور مکروہ تحریمی ہے؟

جواب: ❶ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا بے ادبی ہے۔

❷ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو گناہ ہے۔

سوال: پائخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: ❶ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پائخانہ یا پیشاب کرنا۔

❷ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

❸ نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کناروں پر پیشاب، پائخانہ کرنا۔

❹ مسجد کی دیوار کے پاس پائخانہ یا پیشاب کرنا۔

❺ قبرستان میں پائخانہ یا پیشاب کرنا۔

❻ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔

❼ پائخانہ یا پیشاب کرتے وقت بلا ضرورت باتیں کرنا۔

❽ نیچی جگہ بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔

❾ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پائخانہ یا پیشاب کرنا۔

❿ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پائخانہ یا پیشاب کرنا۔

یہ تمام باتیں مکروہ ہیں۔

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر ﷺ نے بندوں کو سکھایا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جنکے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ان چیزوں کو شرائطِ نماز اور فرض کہتے ہیں۔

سوال: وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب:
- بدن کا پاک ہونا۔
- کپڑوں کا پاک ہونا۔
- جگہ کا پاک ہونا۔
- ستر کا چھپانا۔
- نماز کا وقت ہونا۔
- قبلہ کی طرف منہ کرنا۔
- نیت کرنا۔

سوال: وضو کسے کہتے ہیں؟

جواب: وضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو پاک برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، اور مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے، اور ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

سوال: وضو میں کیا کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا انہیں فرض کہتے ہیں۔

اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے انہیں سنت کہتے ہیں۔

اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انہیں مستحب کہتے ہیں۔

سوال: وضو میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: وضو میں چار فرض ہیں۔

- پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا۔
- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔
- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
- دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: وضو میں تیرہ سنتیں ہیں۔

- نیت کرنا۔
- بسم اللہ پڑھنا۔
- پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔
- مسواک کرنا۔
- تین بار کلی کرنا۔
- تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔
- ڈاڑھی کا خلال کرنا۔

٨ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

٩ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

١٠ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سر پر پھیرنا۔

١١ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

١٢ ترتیب سے وضو کرنا۔

١٣ پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھو لے۔

سوال: وضو میں مستحب کتنے ہوتے ہیں؟

جواب: وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

١ دائیں طرف سے شروع کرنا۔ بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے۔

٢ گردن کا مسح کرنا۔

٣ وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا۔

٤ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔

٥ پاک اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

فتبارک اللہ

سوال: وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں۔

1. ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔
2. دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
3. وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا۔
4. سنت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں نواقضِ وضو کہتے ہیں۔

1. پائخانہ یا پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔
2. ریح یا ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔
3. بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔
4. منہ بھر کر قے ہونا۔
5. لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔
6. بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔
7. مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔
8. نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

سوال: وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب: وضو کے آداب بہت ہیں۔ مثلاً

۱ چھنگلیا کا سر بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔

۲ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

۳ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔

۴ انگوٹھی، یا چھلّے کو ہلانا۔

۵ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

۶ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا۔

۷ زیادہ پانی نہ بہانا۔

۸ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔

۹ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۱۰ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

۱۱ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

۱۲ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضوء پڑھنا وغیرہ۔

سوال: ڈاڑھی کے کس حصہ کا خلال سنت ہے؟

جواب: ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متصل ہیں، اِن سب کا دھونا فرض ہے۔

سوال: اگر کسی کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہو تو باقی حصہ کو دھونا فرض ہے۔

سوال: جن اعضاء کو دھونا فرض ہے ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو دُرست ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سُوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

سوال: بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ کی بات ہے بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصدًا بے وضو نماز میں کھڑا ہوئے کافر کہہ دیا ہے۔

سوال: ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل

میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر زخم پر خون ظاہر ہوا، اسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا، کئی بار ایسا کیا تو وضوٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب: یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں، اگر اتنا تھا کہ بہہ جاتا تو وضوٹوٹ گیا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: قے میں کیا چیز نکلے تو وضوٹوٹے گا؟

جواب: قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کر ہو تو وضوٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضوٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ

کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے؟

جواب: اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے اور کپڑا لگنے سے دھبّہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھبّہ دھوڈالنا بہت بہتر ہے۔

سوال: نماز میں کھِل کھلا کر ہنسنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کھِل کھلا کر ہنسنے سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں:

- ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو کیونکہ نابالغ کے قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
- جاگنے میں ہنسے پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدہ والی نماز ہو پس نماز جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا

نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جیسے سجدہ میں سو گیا، یا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

غسل کا بیان

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غسل کے معنی نہانا ہے مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے۔

سوال: غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غسل کا یہ طریقہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کرے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے، کلی کرے ناک میں پانی ڈالے۔

سوال: غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں۔

١ کلی کرنا۔

٢ ناک میں پانی ڈالنا۔

٣ تمام بدن پر پانی بہانا۔

سوال: غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔

- دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔
- استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوا سے دھونا۔
- ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔
- پہلے وضو کرنا۔
- تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

تیمم کا بیان

سوال: تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال: پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنواں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر

اس کو وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اسے لے نہیں سکتا بوجہ معذوری کے اور دوسرا آدمی موجود نہیں، یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں۔

سؤال: بیمار ہونے کا خوف کب معتبر ہے؟

جواب: جب اپنے تجربہ سے گمان غالب ہوجائے یا کسی تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہوجائے گا تو تیمّم کرنا جائز ہے۔

سؤال: تیمّم کرنے کا پورا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اوّل نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کیلئے تیمّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے اگر ایک بال برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم صحیح نہ ہوگا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بایاں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر

کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب پھر جائے گا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے پھر انگلیوں کا خلال کرے اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

سوال: وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے یا صرف وضو کا؟

جواب: دونوں کا تیمم جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی اور ریت، پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی اور پکی اینٹیں مٹی یا اینٹوں پتھر یا چونے کی دیوار، گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال: تیمم میں کتنے فرض ہیں؟

جواب: تین فرض ہیں۔

① نیت کرنا۔

② دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔

③ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ملنا۔

سوال: تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضوٹوٹتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے، ہاں اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو وہ تیمّم پانی پر قدرت حاصل ہوجانے پر بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کے فرضوں کا بیان

سوال: نماز کے اندر کتنے فرض ہیں؟

جواب: نماز کے اندر چھ فرض ہیں:۔

① تکبیر تحریمہ کہنا۔

② قیام کرنا (یعنی کھڑے ہونا)۔

③ قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا۔

④ رکوع کرنا۔

- ہر رکعت میں دو سجدے کرنا۔
- قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

سوال: فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ تکبیر تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے۔

سوال: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نماز وتر اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: سُبْحَانَ اللهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد از جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے، قرأت فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار رہو گا۔

سوال: اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے ایسا پڑھنا ضروری ہے کہ اپنے کانوں تک آواز پہنچ سکے۔

سوال: رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھ سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔

سوال: اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے اور اگر بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب: سجدہ کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کیلئے کافی ہے۔

سوال: قعدہ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: التحیات کے آخری الفاظ (عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ) تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

واجباتِ نماز کا بیان

سوال: واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

جواب: واجباتِ نماز چودہ ہیں۔

۱ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کیلئے مقرر کرنا۔

۲ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۳ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

۴ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

٥ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

٦ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

٧ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا۔

٨ تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

٩ قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

١٠ دونوں قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

١١ امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کی وتروں میں بلند آواز سے قرأت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔

١٢ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

١٣ نماز وتر میں قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

١٤ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

ابن ناصح ایم

نماز کی سنتوں کا بیان

سوال: نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حضور رسول کریم ﷺ کے عمل سے ثابت ہوئی ہیں، لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی ہیں انہیں سنت کہتے ہیں اور ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہے۔

سوال: نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب: نماز میں اکیس سنتیں ہیں:

۱ تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

۲ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی، کھڑی اور ہاتھ قبلہ رخ رکھنا۔

۳ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

۴ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔

۵ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف باندھنا۔

۶ ثنا پڑھنا۔

۷ تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا۔

۸ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔

۹ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰ آمین کہنا۔

۱۱ ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔

۱۲ سنت کے موافق قرأت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے جو آگے آتا ہے اس کے موافق پڑھنا۔

۱۳ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۴ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۵ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔

⑫ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

⑬ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

⑭ تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

⑮ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔

⑯ درود کے بعد دعا پڑھنا۔

⑰ سلام کے لئے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مستحب ہیں؟

جواب: نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

① تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔

② رکوع سجدہ میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔

③ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے

مونڈھوں پر نظر رکھنا۔

۴ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

۵ جمائی میں منہ بند کرنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو (حدثِ اصغر بے وضو ہونا اور حدثِ اکبر بے غسل ہونا) اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ دو رکعت فجر کی فرض نماز اللہ کے لیے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں اس وقت اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو، سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے

کو پکڑلواور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔

ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو، پھر تعوذ، پھر تسمیہ پڑھ کر سورہٗ فاتحہ پڑھو، جب سورہٗ فاتحہ ختم کرلو تو آہستہ سے آمین کہو، پھر کوئی سُورت یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو۔ لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو، تعوذ اور تسمیہ اور سورہٗ فاتحہ اور سورت کچھ نہ پڑھو، قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو، جلدی نہ کرو، پھر اللہ اکبر کہتے ہُوئے رکوع میں جاؤ انگلیوں کو کھول کر اُن سے گھٹنوں کو پکڑلو، پیٹھ کو ایسا سیدھا کرلو کہ اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو، نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ تحمید بھی پڑھ لو، امام صرف تسمیع پڑھے مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو، چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے کہنیاں

زمین پر مت بچھاؤ۔ سجدے میں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو، پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو، اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور، اور کوئی سورت پڑھو، امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش رہو پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کرو، دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، سیدھا پاؤں کھڑا رکھو، دائیں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو، جب (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ) پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیاں اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو۔ لَا إِلٰهَ پر انگلی اٹھاؤ اور إِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دو اور اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رکھو، تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو، اس کے بعد دعا پڑھو پھر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو، داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو، اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے

فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود نہ پڑھو بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدے سے اور واجب یا سنت یا نفل ہے تو اس کے قاعدے سے پوری کر کے سلام پھیر دو سلام کے بعد اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ پڑھو۔

سوال: فرض نمازوں میں کتنی کتنی قرأت مسنون ہے؟

جواب: حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے البتہ اقامت یعنی گھر رہنے کی حالت میں قرأت کی خاص مقدار مسنون ہے۔

سوال: حالتِ اقامت کی قرأت مسنونہ کیا ہے؟

جواب: حالتِ اقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مفصل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھنا مسنون ہے۔

سُؤال: طوالِ مفصل اور اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے چھبّیسویں پارہ کی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتوں کو طوالِ مفصل کہتے ہیں اور سورۂ طارق سے سورۂ لَم یَکُن تک کی سورتوں کو اوساطِ مفصل کہتے ہیں اور سورۂ اِذَا زُلزِلَت سے وَالنَّاس یعنی آخر قرآن مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مفصل کہتے ہیں۔

سُؤال: فجر کی سنتوں میں قرأتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: اکثر حضور رسولِ اکرم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے، دوام نہ کرے کبھی کبھی اور بھی پڑھا کرے۔

سُؤال: نماز وتر کی مسنون قرأت کیا ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت ہے بشرطیکہ اسے کبھی کبھی پڑھا کریں کیونکہ اور بھی منقول ہے۔

سوال: جماعت فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جماعت سنتِ مؤکدہ ہے اس کی بہت تاکید ہے بعض علماء تو اسے فرض اور بعض واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں۔

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب: ● ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا۔

● پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس میں ملنا۔

● اس کی وجہ سے آپس میں اتفاق اور محبت پیدا ہونا۔

● دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا۔

● نماز میں دل لگنا۔

● جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا۔

● ناواقفوں کی واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا۔

● حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا۔

● ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا، ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔

سوال: کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم دو آدمی جماعت کے لیے کافی ہیں، ایک مقتدی ہو اور ایک امام، مگر اس حالت میں مقتدی امام کی داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے اور اگر زیادہ آدمی ہوں تو آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

سوال: جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: تمام لوگ صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں، درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں بچوں کو پیچھے کھڑا کریں، بڑے آدمیوں کی صف میں بچوں کو کھڑا کرنا مکروہ ہے عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہئے۔

سوال: اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دوہرانا ضروری ہے۔

سوال: نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں، ہاں! جب لڑکا پندرہ

سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے۔

مُفسداتِ نماز کا بیان

سوال: مفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسداتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں، جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سوال: مفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

جواب: ❶ نماز میں کلام کرنا، چاہے قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

❷ سلام کرنا، یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اسی جیسا لفظ کہہ دینا۔

❸ سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

❹ کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا۔

❺ درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اف کرنا۔

٦ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

٧ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

٨ قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔

٩ عملِ کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

١٠ کھانا، پینا قصداً ہو یا بھولے سے۔

١١ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

١٢ قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔

١٣ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

١٤ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی یعنی تین تسبیح کی مقدار ٹھہرنا۔

١٥ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے۔ مثلاً یا اللہ! آج مجھے سو روپے دیدے۔

١٦ درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حروف ظاہر ہو جائیں۔

١٧ بالغ آدمی کا نماز میں آواز سے ہنسنا۔

١٨ امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ وغیرہ۔

مکروہاتِ نماز کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: ● سدل، یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں مونڈھوں پر ڈال لینا۔

۲ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔

۳ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۴ معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا، نماز پڑھنا۔

۵ منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا، جس کی وجہ سے قرأت کرنے سے مجبوری ہو جائے تو نماز بالکل نہ ہوگی۔

۶ سستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۷ پائخانہ یا پیشاب کی سخت حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

۸ بالوں کو سر پر جمع کر کے جُوڑا باندھنا۔

۹ کنکریوں کو ہٹانا، لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

⑩ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

⑪ کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔

⑫ قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا۔

⑬ کتّے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔

⑭ سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔

⑮ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی جانب منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔

⑯ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

⑰ بلا عذر چار زانو آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

⑱ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

⑲ آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں خشوع کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔

⑳ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر

ہوں تومکروہ نہیں۔

(۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

(۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا، جس میں جگہ خالی ہو۔

(۲۳) جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

(۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا داہنی یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ جاندار کی تصویر ہو۔

(۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔

(۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

(۲۷) نماز میں انگڑائی لینا، یعنی سستی اتارنا۔

(۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

(۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

سوال: نماز وتر واجب ہے یا سنّت؟

جواب: نمازِ وتر واجب ہے اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے

برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنی واجب ہے اور بلا عُذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال: نماز وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

سوال: وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب: اس کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے موافق پوری کرے۔

سوال: دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟

جواب: امام ہو یا منفرد سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہئے۔

سوال: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لینا چاہیے۔

سوال: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنتِ مؤکدہ ہیں؟

جواب: دو رکعتیں نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے (نمازِ جمعہ کے بعد چھ رکعات سنّت مؤکدہ ہیں) اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد اور رمضان شریف میں تراویح کی بیس رکعتیں سنّت مؤکدہ ہیں، دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد۔

سوال: کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب: نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنتِ مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں (اور فرضوں سے پہلے چار رکعتیں) اور مغرب کی سنت مؤکدہ کے بعد چھ رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں،

نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں، نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوۃ التسبیح، نمازِ استخارہ، نمازِ توبہ، نمازِ حاجت وغیرہ یہ تمام نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

سوال: نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔ فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے بلند ہونے سے پہلے پہلے سنت و نفل نماز مکروہ ہے عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے متغیر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے پہلے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب متغیر ہو جانے، غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے، ہاں! اگر اسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اسے آفتاب متغیر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے اسی طرح خطبہ جمعہ کے وقت سنت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

سوال: آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب آفتاب سرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب متغیر ہو گیا۔

سوال: کیا مغرب کی نماز سے پہلے آفتاب غروب ہونے کے بعد کوئی نفل وغیرہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔

نماز تراویح کا بیان

سوال: نماز تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب: نماز تراویح مردوں اور عورتوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنتِ کفایہ ہے یعنی اگر محلہ کی مسجد میں نمازِ تراویح اگر جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گناہگار نہ ہوگا۔ لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گناہگار ہونگے۔

سوال: نماز تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے فجر تک ہے، نماز وتر سے پہلے بھی اور اسکے بعد بھی تراویح کا وقت ہے یعنی اگر کسی شخص کی

تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد تراویح کی اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے، تو جائز ہے۔

سوال: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں، انکی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی چار رکعتوں کے بعد تھوڑی دیر آرام لینا مستحب ہے۔

سوال: جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

جواب: اختیار ہے چاہیں خاموش رہیں یا قرآن مجید آہستہ آہستہ پڑھیں یا تسبیح سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نماز نفل پڑھ لیں یا دعا کر لیویں۔

سوال: نمازتراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا اور سننا سنت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو، ہاں ایک مرتبہ کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

سوال: نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے جب امام رکوع میں جانے لگے تو شریک ہوجاتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے شروع رکعت سے شریک ہونا چاہئے۔

سوال: اگر کسی شخص کو فرض نماز جماعت سے نہیں ملی تو اسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

اللہ

نمازوں کی قضا پڑھنے کا بیان

سوال: قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔

سوال: کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنتِ مؤکدہ کو اسکے وقت پر ادا نہ کرنا گناہ ہے فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا بہت بڑا گناہ ہے اسکے بعد سنت کا، ہاں! اگر بلا قصد قضا ہو جائے مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں۔

سوال: فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب: جس وقت یاد آجائے یا جاگے فوراً پڑھ لے دیر کرنا گناہ ہے۔ اگر وقتِ مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقت نکل جانے کے بعد پڑھے۔

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر وغیرہ کی نماز قضا پڑھتا ہوں صرف یہ نیت کر لیتا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں، کافی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اس نے ایک یا دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی، اور اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں۔ لیکن اسے یہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو نیت کس طرح کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے، تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمہ جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں، ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اس طرح کہے، کہ آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں اس طرح جو نماز قضا کرے اسکی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہئے۔

سوال: قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں بھی پڑھ لے تو مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا ذکر دوسروں سے کرنا مکروہ ہے۔

ھو اللہ

سوال: وہ سنتیں کونسی ہیں جن کا قضا کرنا سنت ہے؟

جواب: فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہونگی نفل ہو جائیں گے۔

سوال: ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر کی چار سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہیں پڑھی، تو فرض کے بعد پڑھ لے، فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے یا ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے، بہتر ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

سوال: مسبوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسبوق اسے کہتے ہیں جسے امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

سوال: مسبوق اپنی چھوڑی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو

مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہوجائے اور چھوڑی ہوئی رکعتوں کو اس طرح ادا کرے کہ گویا اس نے ابھی نماز شروع کی ہے۔ مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہوتو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو، پھر کوئی اور سورت ملاؤ پھر قاعدہ کے موافق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو، یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے اور جب نماز ظہر یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر یا عصر یا عشاء کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اس طرح پوری کرو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت اور سورت کے ساتھ پڑھو، پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو، غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے خواہ کسی وقت کی نماز ہو۔

سوال: اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق کیا کرے؟

جواب: لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں بغیر سلام پھیرے شریک ہو جائے۔

سوال: اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کرے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی یا زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دفع کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدۂ آخر میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات پڑھنے کے بعد درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

سوال: اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب: نہ پڑھنا بہتر ہے اگر پڑھ لے تو بھی بہتر ہے۔

سوال: سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب: تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے۔

سوال: اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

سوال: اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز کے خلاف کوئی عمل نہ کیا ہو تو جائز ہے۔

سوال: سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب: ● کسی واجب کے چھوٹ جانے سے۔

۲ یا واجب میں تاخیر ہوجانے سے۔

۳ کسی فرض میں تاخیر ہوجانے سے۔

۴ کسی فرض کو مقدم کردینے سے۔

۵ کسی فرض کو مکرر کردینے سے مثلاً دو رکوع کرلئے۔

۶ کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے۔

سؤال: وہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سؤال: اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہوجائیں جن سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب: صرف ایک مرتبہ دو سجدے کرلینا کافی ہے۔

سؤال: قرأت میں کیا کیا تغیرات ہوجانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: ۱ فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ

چھوٹ جانے سے۔

۲ انہیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اس کے زیادہ حصے کو مکرر پڑھ جانے سے۔

۳ سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے۔

۴ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

سوال: اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑا ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔

سُوَال: اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جَوَاب: ❶ رکوع مکرر یعنی دوبارہ کر لینے سے۔

❷ تین سجدے کر لینے سے۔

❸ قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہد چھوٹ جانے سے۔

❹ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے۔

❺ جہری نمازوں میں امام کے آہستہ پڑھنے سے۔

❻ سرّی نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سُوَال: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

جَوَاب: مقتدی کے اپنے ذمّے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سُوَال: مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

جَوَاب: اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدے میں سجدۂ سہو کرنا اس پر واجب ہے۔

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکّر آکر گر جانے کا اندیشہ ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کے ساتھ اور نہیں کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے، رکوع اور سجدے کے اشارے میں سر رکوع سے زیادہ جھکائے۔

سوال: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے لیکن پھیلانا نہیں چاہئے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرلے اور

رکوع، سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے، یہ صورت تو افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی طرف سر کرکے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کرکے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے، ان دونوں صورتوں میں سے داہنی کروٹ پر لیٹنا افضل ہے لیکن منہ قبلہ کی طرف ہو۔

سوال: اگر بیمار میں سر کے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے پھر ایک رات دن سے زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمے نہیں، ہاں! اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہونگی، قضا اس کے لازم ہوگی۔

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مسافر ہوتا ہے؟

جواب: شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے، تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے، بلکہ ہر روز صبح سے زوال

تک چلنا معتبر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹے دن مراد ہے۔

سوال: درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب: درمیانی درجہ کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات تو یہی ہے کہ تین منزل کی مسافت معتبر ہے۔ لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس میل کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑے یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے۔

سوال: مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: مسافر ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے۔ فجر اور مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

سوال: چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قصر کہتے ہیں۔

سوال: مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب: جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اس وقت سے قصر کرنے لگے۔

سوال: مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب: جب تک سفر کرتا رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو۔ اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے۔

سوال: اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا پھر دو چار دن کی نیت کر لی، پھر کام پورا نہ ہوا اور دو چار دن کی نیت کر لی اس طرح پندرہ دن سے زیادہ گذر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہئے اور اس حالت میں پندرہ دن سے زیادہ بھی گذر جائیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے

نماز ہوجائے گی۔ لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا۔ اگر بھولے سے ہوگیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہوجائیں گی، لیکن اگر دوسری پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض نہ ہوگی چاروں نفل ہوجائیں گے، فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

سوال: اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مقتدی مسافر کے ذمّہ بھی چاروں رکعتیں فرض ہوجاتی ہیں۔

سوال: اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر امام اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے اور سلام پھیرنے کے بعد کہدے کہ تم اپنی نماز پوری کرلو میں مسافر ہوں۔ مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہوجائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں لیکن ان دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہوجائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں۔

سوال: چلتی ریل اور جہاز پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چلتی ریل اور جہاز پر نماز پڑھنا جائز ہے اگر کھڑے ہوکر پڑھ

سکے، چکّر کھانے اور گرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور درمیان نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیئے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب ہے یا سنّت ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اسکی تاکید زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے جمعہ کی نماز اسکے قائم مقام کردی گئی ہے۔

سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز آزاد، بالغ، سمجھدار، تندرست مقیم مردوں پر فرض ہے لیکن نابالغ بچّوں، غلاموں، دیوانوں، بیماروں اور اندھوں اور اپاہجوں اور اس طرح کے عذر والوں اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔

سوال: اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو جائیگی یا نہیں؟

جواب: ہاں! درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمّے سے ساقط

ہو جائے گی۔

سوال: خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب: ● باتیں کرنا۔

● نماز سنت یا نفل شروع کرنا۔

● کھانا۔

● پینا۔

● کسی بات کا جواب دینا۔

● قرآن مجید پڑھنا۔

غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان ڈالیں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ باتیں مکروہ ہیں۔

نمازِ عیدین

سوال: عید کے دن کیا کیا کام سنت یا مستحب ہیں؟

جواب: ● غسل اور مسواک کرنا۔

● اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا۔

● خوشبو لگانا۔

④ عیدالفطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا۔

⑤ صدقۂ فطر ادا کر کے جانا۔

⑥ عیدالاضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔

⑦ عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔

⑧ پیدل جانا۔

⑨ ایک راستہ سے جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

⑩ عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا۔

سوال: عیدالفطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: عیدالفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عیدالاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز کی دو دو رکعت ہیں، ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں، پہلے نیت اس طرح کرے کہ میں عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ تکبیروں کے اس امام کے پیچھے

پڑھتا ہوں، پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں، پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے، قرأت سے فارغ ہوکر دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق نماز پوری کریں امام کھڑے ہوکر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔

سؤال: عید الاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب:
- راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا۔
- نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا۔
- تکبیرات تشریق کا واجب ہونا۔

سوال: تکبیراتِ تشریق سے کیا مراد ہے؟
جواب: ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں انہیں تکبیراتِ تشریق کہتے ہیں۔
سوال: ایام تشریق کون کونسے ہیں؟
جواب: ایامِ تشریق تین دن کا نام ماہِ ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔
سوال: تکبیراتِ تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟
جواب: ۱ یوم عرفہ ۲ یوم نحر اور تین دن ایام تشریق کے کل پانچ دن کہی جاتی ہیں، یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرہویں تاریخ کی نماز عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے جب بھی مقتدی ضرور کہیں۔
سوال: تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟
جواب: تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: میّت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنّت؟

جواب: میّت کی نماز فرضِ کفایہ ہے کہ اگر دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمّے سے فرض ساقط ہوگیا اور اگر کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار رہوں گے۔

سوال: جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب:
- ❶ میّت کا مسلمان ہونا۔
- ❷ میّت کا پاک ہونا۔
- ❸ میّت کے کفن کا پاک ہونا۔
- ❹ ستر کا ڈھکا ہوا ہونا۔
- ❺ میّت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں تو میّت کے متعلّق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرطوں میں گذر چکا۔

سوال: نمازِ جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب: نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہونا، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین

پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے جب صفیں درست ہو جائیں تو نمازِ جنازہ کی نیّت اسطرح کرو کہ: میں اللہ کے لئے اس جنازے کی نماز اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود شریف جو نماز میں قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں، امام اور مقتدی آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ عربی دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِيْمَانِ۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا

وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً.

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال: نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر کیا کریں؟

جواب: نمازِ جنازہ سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں، چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب و کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں، پھر قبرستان میں پہنچ کر میت کو دفن کریں۔

متفرق مسائل

مسئلہ: فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد جب تک سورج نکل کے اونچا نہ ہوجائے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے سے پہلے قضا نماز پڑھنا درست ہے اور سجدۂ تلاوت بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک ذرا روشنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست نہیں ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قضا اور سجدۂ تلاوت درست ہے لیکن جب دھوپ پھیکی پڑجائے تو یہ بھی درست نہیں۔

مسئلہ: سورج نکلتے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھ لے اور ان تینوں اوقات میں سجدۂ تلاوت بھی منع ہے۔

مسئلہ: قصداً یا بھولے سے نماز میں بول اٹھے تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ: نماز میں آہ یا اوہ یا اف یا ہائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر جنت ودوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اللہ کے الف کو بڑھا دیا، اور آللّٰہُ اَکْبَرُ کہا یا اَللّٰہُ آکْبَرُ کہا تو نماز جاتی رہی، اسی طرح اگر اَکْبَرُ کی بے کو بڑھا کر پڑھا اور اَللّٰہُ اَکْبَارُ کہا تو بھی نماز جاتی رہی۔

مسئلہ: اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں یا چھتگیری میں بنی ہوئی ہو یا آگے کی طرف ہو یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے اور اگر پاؤں کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں، لیکن اگر بہت چھوٹی تصویر ہو کہ اگر زمین پر رکھ دو تو کھڑے ہو کر دکھائی نہ دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا ہو اور مٹا ہوا ہو تو ان کا کچھ حرج نہیں ایسی تصویر میں کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی چاہے جس طرف ہو۔

مسئلہ: تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: التحیات پڑھنے بیٹھے مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئے یا الحمد پڑھنے لگے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: تین رکعت یا چار رکعت والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے تو اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ لے

تب کھڑے ہوں اور ایسی حالت میں سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں اور اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑے ہو کر چاروں رکعتیں پوری کر لے، فقط اخیر میں بیٹھے اور اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے اگر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد پھر لوٹ آئے گا اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گا تو گنہگار ہو گا اور سجدۂ سہو کرنا اب بھی واجب ہو گا۔

مسئلہ: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو اگر نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد اور سورت بھی پڑھ چکا ہو یا رکوع بھی کر چکا ہو تب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کر لے، البتہ اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے یہ نماز نفل ہو گئی، ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعت کر لے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعتیں نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ: اگر چوتھی رکعت پر بیٹھا اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرنے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ فورًا اسلام پھیر کے سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعتیں کر لے چار فرض ہو گئے اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدۂ سہو بھی کرے اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدۂ سہو کر لیا، تو برا کیا چار فرض ہو گئے ایک رکعت اکارت گئی۔

مسئلہ: بعض ناواقف جب مسجد میں آ کر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی۔

مسئلہ: جب رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے، تکبیر کی انتہا اور سجدہ کی ابتدا ساتھ ہی ہو یعنی سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل دونوں ہاتھوں کا اٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنّت ہے عذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی۔

مسئلہ: جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اسکے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں ہاں! اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنادے تو پھر مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اس کو چاہئے کہ امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ: مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اس کو سجدۂ سہو کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت کا قعدہ مل گیا اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت مل گئی، ہاں! اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا۔

مسئلہ: مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

مسئلہ: مقتدی کو جبکہ قیام میں امام قرأت کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ،

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ، آمين، قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ، اَللهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، تین مرتبہ رکوع میں پڑھے، سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، اَللهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، تین مرتبہ سجدے میں پڑھے، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ، درود شریف، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلَاةِ

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، دونوں طرف کہے، نماز کے بعد کی دعا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ.

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ، وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّيْ، وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى، وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

صلوٰۃ التسبیح

حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرو۔ ورنہ ہر جمعہ کو، اگر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو ہر ماہ یا ہر سال ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو عمر میں ایک بار پڑھ

لیں۔ اس نماز کے ادا کرنے کا طریقہ وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کے بعد ثناء یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں۔ ثناء سے فارغ ہوکر پندرہ باران کلمات کو پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اسکے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لیں رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد یہی تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ آخر تک دس مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے کھڑے ہوکر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس بار۔ پہلے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس بار۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد یعنی دوسرے سجدہ سے پہلے دس بار اور دوسرے سجدہ میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں اس طرح تسبیح پڑھنے کی تعداد پچھتّر ہوجائے گی۔ اب دوسرے سجدہ کے بعد قعدہ چھوڑ کر قیام کریں اور قرأت سے پہلے پندرہ بار تسبیح پڑھیں۔ قرأت سے فارغ ہوکر رکوع میں جانے سے پہلے دس بار تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح رکوع سجدے وغیرہ میں دس دس بار پڑھیں۔ دوسرے سجدہ کے بعد قعدہ کریں اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہوجائیں۔ تیسری رکعت میں قرأت سے پہلے پندرہ بار اور قرأت کے بعد دس بار اسی

طرح رکوع سجدے میں دس دس بار تسبیح پڑھیں۔ تیسری رکعت کے بعد دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر پھر قیام کریں اور قرأت کے اوّل آخر میں بالترتیب پندرہ اور دس بار پڑھیں پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ میں دس دس بار تسبیح پڑھیں۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر التحیّات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیریں۔ مجموعی طور پر ان چار رکعتوں میں تین سو بار تسبیح پڑھی گئی یہ ترکیب اکثر علماءِ حنفیہ نے اختیار کی ہے۔

حدیث

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے سے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

نمازِ تہجد

تہجد کی نماز چار رکعتوں سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اسی طرح بارہ رکعتوں سے زیادہ اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ نماز دو دو رکعت کی نیّت باندھ کر ادا کرنی مستحب ہے۔

اس نماز کی فضیلت و ثواب کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے متعدّد روایتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ تہجّد میں اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم آجاتا۔

وقتِ تہجد

نصف رات سے صبح صادق تک تہجد کا وقت ہے۔

نوافلِ سفر

جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے اسکے بعد اپنے گھر جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی شے نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ اور حضور ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔

تحیۃ المسجد

اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو حقیقت میں اللہ ہی کی تعظیم ہے۔ یہ نماز اس شخص کے لئے مسنون ہے جو مسجد میں داخل ہو۔

مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ مکروہ وقت نہ ہو۔

ناظرینِ کرام

مسائلِ نماز یا کوئی دینی مسئلہ معلوم کرنا چاہیں تو خود جامعہ میں تشریف لائیں یا بذریعہ جوابی خط، سوال تحریر کریں، انشاء اللہ آپ کو پہلی فرصت میں جواب لکھ کر ارسال کر دیا جائیگا اور کتاب کے بارے میں کوئی مفید مشورہ ہو تو وہ بھی عنایت فرما دیویں۔

المفتقر الی اللہ

حافظ فضل الرّحیم معلّم جامعہ اشرفیہ۔ نیلا گنبد لاہور

آخر میں ہم اپنے قارئین سے یہ امید ضرور ظاہر کرینگے کہ وہ اس کتاب کی جمع وترتیب اور اشاعت کا کام سرانجام دینے والوں کے حق میں اور تمام مسلمانوں کے باہمی اتحاد واخوّت کے لئے بارگاہِ ایزدی میں دعا فرمائیں۔

اگر کہیں کتابت کی غلطی رہ گئی ہو یا مسائل کے بیان میں کوئی خامی ہو تو احقر کو ضرور اطّلاع دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی اصلاح کی جا سکے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التوّاب الرّحیم

تصحیح کنندہ

حافظ فضل الرّحیم

معلّم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

يٰٓ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور ہر انسان کو یہ دیکھنا اور سوچنا چاہیئے کہ اس نے کل آنے والے دن (یعنی قیامت) کے لئے کیا سامان مہیا کیا ہے۔)

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارہ اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت وتندرستی دوسری فرصت وفراغت۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ ان دو نعمتوں سے جو فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے اس میں کوئی کمی نہ کریں۔ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کیلئے مستعد وتیار رہیں۔

علاماتِ قیامت

احادیث میں قیامت کی بہت سی علامتیں بیان کی گئی ہیں لیکن ان علامات اور نشانیوں میں سے اہم اور عظیم الشان نشانیاں یہ ہیں:۔ (۱) علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا زائد ہوجانا۔ (۲) بدکاری اور شراب خوری کی کثرت۔ (۳) فواحش اور بے حیائی کا پھیل جانا اور خواہشاتِ نفسانیہ کے

پورا کرنے میں انسانوں کا جانوروں کے مانند ہوجانا۔ (۴) عورتوں کی کثرت اور مردوں کی کمی حتّٰی کہ پچاس پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی مرد کا سرپرست ونگران رہ جانا۔ (۵) مزامیر ومعازف یعنی گانے بجانے کے آلات کی کثرت اور گانے بجانے والی عورتوں کا کھلا اور برملا پھرنا۔ (۶) جھوٹ کا عام طور پر رواج۔ (۷) ماں کی نافرمانی اور بیوی کی اطاعت۔ (۸) دوستوں کو قریب کرلینا اور باپ کو دور اور اس سے نفرت کرنا۔ (۹) حکام کا ملک کی آمدنی اور محاصل کو اپنی ذاتی دولت سمجھنا۔ (۱۰) امانتوں کو لوٹ کا مال سمجھنا۔ (۱۱) احمقوں اور نالائقوں کا امیر وحاکم ہونا۔ (۱۲) رذیلوں اور فاسقوں کا اپنی اپنی قوم اور قبیلوں کا سردار ہونا۔ (۱۳) شرم وحیا کا ختم ہوجانا اور عورتوں کا برسرِ عام بے پردہ پھرنا۔ (۱۴) ظلم وستم کا رواج اور عدل وانصاف کا ختم ہوجانا۔

اے مسلمانو!

سرورِ کائنات حضور اکرم ﷺ نے دنیا کو ہلاکت وتباہی کے اسباب سے آگاہ فرمادیا ہے۔ لہٰذا خود بھی ان سے پرہیز کرو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اتُّخِذَ الفَيْءُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ

مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ، وَأَقْصٰى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ، وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ (رواه الترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کہ مال فئی یعنی بیت المال کی ملکیت اور مجاہدین کا حق اپنی جائیداد سمجھ لی جائے اور امانت کو لوٹ کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے اور تعلیم دین کے علاوہ دوسری ہی چیزوں کی رہ جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کی نافرمانی۔ دوستوں کو قریب کرلے اور باپ کو دور اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں (ان کا احترام دلوں سے اٹھ جانے کی وجہ سے) اور قبیلہ کا سرداران میں کا فاسق شخص ہو اور قوم کے نگران و سرپرست قوم کے ذلیل ترین افراد ہوجائیں۔ اور ہر شخص کا اکرام

واعزاز (محض) اسکے شر سے محفوظ رہنے کے لئے کیا جائے (نہ کہ اسکی علمی اور اخلاقی فضیلت اور خوبی کی وجہ سے) اور ناچنے گانے والی عورتوں اور گانے بجانے کے آلات پھیل جائیں اور شرابیں کھلم کھلا پی جانے لگیں اور اس امّت کا آخری گروہ پہلے طبقہ کو لعنت وملامت (اور انکی تحمیق وتجہیل) کرنے لگے تو ایسے وقت اے لوگو! تم انتظار کرنا ایک سرخ (خطرناک) آندھی کا اور زلزلہ کا اور زمین میں لوگوں کو دھنسا دیئے جانے اور صورتیں بگاڑ دیئے جانے کا اور آسمان سے پتھّروں کو برسائے جانے کا اور اسی قسم کی دوسری آفات اور بلاؤں کا جو اس طرح مسلسل اور پے در پے واقع ہوں گی جیسے کہ کسی لڑی کو توڑ دیا گیا ہو اور اس میں پروئے ہوئے دانے مسلسل اور یکے بعد دیگرے گرتے جائیں۔

تاریخِ عالم اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات پیغمبرِ خدا ﷺ کے اس فرمانِ مبارک کی صداقت کا کھلا ہوا ثبوت ہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ان باتوں سے محفوظ رکھے جو قہرِ خداوندی کو دعوت دینے والی ہیں۔

فیا رب اعذنا من الفتن ما ظهر منها وما بطن واغفر لنا وارحمنا وانت خير الراحمين آمين يا رب العالمين.